سوال

(92) تحیۃ المسجد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث : «إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ»

حدیث : «لاَ صَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلاَّ سَجْدَتَيْنِ»

حدیث : «لاَ صَلٰوۃَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلاَّ رَكْعَتَي الْفَجْرِ» (وغیرہ)

کیا فرماتے ہیں علماء شرع متین کہ تحیۃ المسجد بعد از طلوع فجر یعنی صبح صادق ہونے کے بعد پڑھ سکتے ہیں یا کہ نہیں ؟ کیونکہ یہاں علماء کرام فرماتے ہیں کہ تحیۃ المسجد ہر وقت اور جس وقت مسجد میں آئیں پڑھنی ہیں اور صبح طلوع صادق کے بعد بھی ، خواہ آذان سے پہلے یا بعد اگر صبح کی سنتیں کوئی گھر میں پڑھ کر آئے تو کیا تحیۃ المسجد پڑھے یا نہ پڑھے ؟ یا سنتیں گھر سے نہ پڑھ کر آئے تو اس صورت میں سنتیں و تحیۃ المسجد مسجد میں پڑھے گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ لکھتے ہیں ''یہاں علماء کرام فرماتے ہیں کہ تحیۃ المسجد ہر وقت اور جس وقت مسجد میں آئیں پڑھنی ہیں اور صبح طلوع صادق ''یہ لفظ وصول شدہ مکتوب میں ایسے ہی لکھا ہے '' کے بعد بھی خواہ آذان سے پہلے یا بعد ۔

علماء کرام کے اس فرمان کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

«إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ» (بخاری ۔ ابواب المساجد ۔ باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین ۔ مسلم ۔ صلوٰۃ المسافرین ۔ باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین)

''جب تمہارا ایک مسجد میں داخل ہو پس وہ دو رکعات پڑھے پہلے اس کے کہ وہ بیٹھے ''

کیونکہ «إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ» الخ لفظ عام ہیں دخول مسجد کے تمام اوقات کو متناول وشامل ہیں اس لیے علماء کرام کا مندرجہ بالا بیان وفرمان صحیح ، صواب اور درست ہے ۔

رہا یہ اشکال کہ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے۔

«لاَصَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلاَّ رَکْعَتی الْفَجْرِ»

''نہیں کوئی نماز فجر کے بعد مگر فجر کی دو رکعات'' تو حقیقت میں یہ کوئی اشکال نہیں کیونکہ اس میں بلاوجہ وسبب نفلی نماز کی نفی کی گئی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کے فرض پڑھنے ضروری ہیں نیز فوت شدہ نماز اس وقت ادا کی جا سکتی ہے دیکھئے اس حدیث شریف میں «رَکْعَتی الْفَجْرِ» کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جو بلاوجہ وسبب اس وقت کی نفلی نماز ہے جس سے واضح ہے کہ فرض نماز اور باوجہ وسبب نفلی نماز کی مستثنیٰ منہ میں نفی مقصود نہیں اس مسئلہ کی تفصیل مطولات میں دیکھ لیں۔

جیسے حدیث «لاَصَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلاَّ رَکْعَتی الْفَجْرِ»

ترجمہ: نہیں کوئی نماز فجر کے بعد مگر فجر کی دو رکعات'' میں بلاوجہ وسبب نفلی نماز کی نفی ہے ویسے ہی حدیث:

«لاَصَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلاَصَلٰوۃ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ» (بخاری۔ مواقیت الصلوۃ۔ باب الصلاۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس۔ مسلم۔ صلاۃ المسافرین۔ باب الاوقات التی نھی من الصلاۃ فیھا۔)

''فجر کے بعد طلوع شمس تک کوئی نماز نہیں اور نہ ہی عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز ہے'' میں بھی بلاوجہ وسبب نفلی نماز کی نفی مقصود مراد ہے''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

مساجد کا بیان ج1ص103

محدث فتویٰ